بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون نمبر ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily **ALFAZL** RABWAH

مصلح موعودؓ نمبر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲ روپے

جلد ۷۲/۳۳ | ہفتہ ۵ جمادی الاوّل ۱۴۰۳ھ ، ۱۹ تبلیغ ۱۳۶۱ہش ، ۱۹ فروری ۱۹۸۳ء | نمبر ۴۲

"جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا"

مصلح موعود کے ظہور کے بارے میں عظیم الشان الٰہی بشارت

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے ، وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کیساتھ آئے گا ، وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظۡھَرُ الۡاَوَّلِ وَالۡاٰخِرِ مَظۡھَرُ الۡحَقِّ وَالۡعُلَآءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء منقول از تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۶۰)

روزنامہ الفضل ربوہ

۵ - جمادی اول ۱۴۰۳ھ
۱۹ - فروری ۱۹۸۳ء

مصلح موعود کے متعلق ایک عظیم الشان الہامی بشارت

"وہ حُسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا"

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو کل ادیان پر اسلام کا غلبہ ظاہر کرنے اور اسلام کو ساری دنیا میں پھیلا کر نوعِ انسانی کو دینِ واحد پر جمع کرنے کی غرض سے بھیجا۔ آپ نے نہایت درجہ محکم دلائل اور روشن نشانوں کے ذریعہ تمام مخالفینِ اسلام کا منہ بند کرکے اسلام کی فضیلت کو روزِ روشن کی طرح آشکار کر دکھایا اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کی بشارتوں کو چار دانگ عالم میں پھیلانے کا نہایت عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا۔ چنانچہ یورپ اور امریکہ تک اخباروں میں ان بشارتوں کا بہت وسیع پیمانہ پر چرچا ہوا۔ اس طرح علمی تفوق اور نشان نمائی کی رُو سے کل ادیان کے بالمقابل اسلام کی فتح کا نقارہ ساری دنیا میں اس شان سے بجا کہ دینِ حق کے فتح نصیب جرنیل کی حیثیت سے آپ کی تبلیغ اور شہرت زمین کے کناروں تک پھیلتی چلی گئی۔

اسلام کے ساری دنیا میں پھیلنے اور غالب آنے کی علمی جدوجہد کے آغاز اور دنیا میں غلبۂ اسلام کی مستحکم عملی بنیاد کی استواری کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک نہایت عظیم الشان صفات والے اولوالعزم فرزند کے پیدا ہونے اور اس ضمن میں انقلاب انگیز کارنامے سرانجام دینے کی بشارت دی۔ اس الہامی بشارت کو آپ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں شائع فرمایا۔ یہ الہامی پیشگوئی عرف عام میں "پیشگوئی مصلح موعود" کے نام سے موسوم ہے۔ اس عظیم الشان صفات والے اولوالعزم فرزند یعنی مصلح موعود کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام آپ پر منکشف فرمایا کہ وہ حسن و احسان میں آپ کا نظیر ہوگا چنانچہ اس اولوالعزم فرزند (یعنی سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ) کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو تفصیلی بشارتیں آپ کو دیں ان میں سے ایک بشارت یہ بھی تھی:-

"ایک اولوالعزم پیدا ہوگا۔ وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ"

(ازالہ اوہام ص ۶۳۲ تا ۶۳۵)

چنانچہ جب ہم ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی یعنی پیشگوئی مصلح موعود میں بیان فرمودہ حضرت مصلح موعود کے اوصاف حمیدہ کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ اُن ظاہری و باطنی قویٰ، استعدادوں اور اوصاف کا پرتو ہیں جو خود سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام میں مامور من اللہ ہونے کی حیثیت میں بدرجۂ اتم موجود تھے اور اللہ تعالیٰ نے جن کا ذکر اپنے متعدد الہامات میں بار بار کیا تھا۔ اگر ان سب الہامات پر جن میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس کے ظاہری و باطنی قویٰ، استعدادوں اور اوصاف کا ذکر کیا ہے یکجائی نظر ڈالی جائے اور پھر پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ فی الواقعہ سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ حسن و احسان میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نظیر تھے۔

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کو الہاماً بتایا کہ آپ ہی وہ مسیح موعود ہیں جس کے آخری زمانہ میں آنے کی آپ کے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی۔ چنانچہ خدائی حکم کی تعمیل میں آپ نے اعلان فرمایا:-

"یقیناً یاد رکھو کہ خدا کے وعدے سچے ہیں۔ اس نے اپنے وعدہ کے موافق دنیا میں ایک نذیر بھیجا۔ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ مگر خدا تعالیٰ اس کو ضرور قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مسیح موعود بن کر آیا ہوں۔ چاہو تو قبول کرو چاہو تو رد کرو"

(ملفوظات جلد اوّل ص ۲۰۶)

اب چونکہ سیدنا حضرت مصلح موعود حسن و احسان میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نظیر تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں آپ کے اوصاف اور محاسن گنواتے ہوئے بعض ایسے الفاظ استعمال کئے جن سے آپ کا موعود مسیح کا نظیر ہونا صاف عیاں ہوتا ہے۔ اس ضمن میں پیشگوئی کے درج ذیل الہامی الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں:-

- "وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔"
- "وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے"
- "جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔"

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اس تاریکی کے زمانہ کا نور قرار دیا۔ چنانچہ آپ نے اپنی اس خداداد حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"اس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہی ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ اُن گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں"

(مسیح ہندوستان میں ص ۱۱)

چنانچہ پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے درج ذیل الہامی الفاظ حضرت المصلح الموعود کے حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود کا مثیل ہونے کو روز روشن کی طرح عیاں کر رہے ہیں۔ مصلح موعود کی بشارت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:- "نور آتا ہے نور"

پھر یہ مماثلت بھی بہت ایمان افروز ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرکے فرمایا:-

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (تذکرہ طبع سوم ص ۳۱۲)

وہاں مصلح موعود کے متعلق آپ کو یہ بشارت دی:-

"وہ ...... زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اس میں یہ اشارہ مضمر تھا کہ حضرت اقدس کی تبلیغ عملاً منظم شکل میں مصلح موعود کے ذریعہ زمین کے کناروں تک پہنچے گی اور نہ صرف یہ کہ پہنچے گی بلکہ وہ مثمر بثمرات بھی ہوگی۔ یعنی اقوام شرق و غرب کے لوگ حق و صداقت کو قبول کرکے اسلام کی آغوش میں آئیں گے۔

مزید برآں ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بار بار اور بڑی کثرت سے یہ بشارت دی کہ فتح آپ کے لئے ہی مقدّر ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

(۱) "میری فتح ہوئی۔ میرا غلبہ ہوا" (تذکرہ طبع سوم ص ۴۹۸)

(۲) "ہماری فتح۔ ہمارا غلبہ" (" " " ")

(۳) "ہم عنقریب تم میں ہی اور تمہارے اردگرد نشان دکھلاویں گے۔ حجت قائم ہو جائے گی اور فتح کھلی کھلی ہوگی۔" (تذکرہ طبع سوم ص ۱۸۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملنے والی فتح کی ان بشارتوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حُسن و احسان میں آپ کے نظیر یعنی حضرت مصلح موعود کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں فتح و ظفر کی کلید قرار دیتے ہوئے فرمایا:-

"قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام"

حضرت مصلح موعود کو فتح و ظفر کی کلید قرار دینے میں یہ اشارہ مضمر تھا کہ آپ کا دور عظیم فتوحات کا دور ہوگا اور یوں محسوس ہوگا کہ گویا اسلام کی روحانی فتوحات اور غلبہ کا دروازہ کھل گیا ہے۔

ہم نے سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ کے حسن و احسان میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر ہونے کی چند مثالیں بطور نمونہ پیش کی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں مصلح موعود کی جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ ساری کی ساری سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صفات خاصہ کا ہی پرتو اور عکس ہیں اور اسی لئے آپ حسن و احسان میں سیدنا حضرت اقدس کے نظیر تھے۔

پھر سیدنا حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ نے اپنے ۵۲ سالہ عہد خلافت میں اشاعت و غلبۂ اسلام کے ضمن میں جو عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے اور جن کے نتیجہ میں دنیا بھر میں انقلاب عظیم کی جو طرح پڑی اور پھر آپ کے بعد خلافتِ ثالثہ اور خلافتِ رابعہ کے مبارک ادوار میں اسلام کی روحانی فتوحات کا سلسلہ جس زور و شور سے آگے بڑھا اور مسلسل بڑھ رہا ہے وہ خود حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ کے حُسن احسان میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نظیر ہونے کو نمایاں سے نمایاں تر کرتا جا رہا ہے اور اس پیشگوئی کی عظمت نئے سے نئے رنگ میں آشکار ہوتی چلی جا رہی ہے۔

پیشگوئی مصلح موعود کے بارہ میں سیدنا حضرت اقدس کے بعض ارشادات

یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے

یہ نشان خدائے کریم جلشانہٗ نے ہمارے نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور عظمت ظاہر کرنے کیلئے ظاہر فرمایا

درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے

زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر خدا تعالیٰ کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلشانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کیلئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۷۳-۷۴)

"ایک لڑکا بہت ہی قریب پیدا ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا بالضرور اس کے قریب حمل میں۔ لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا"

(اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت جلد اول صـ ۷۶)

"دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے، وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ نادان اس کے الہامات پر ہنستا ہے اور احمق اس کی پاک بشارتوں پر ٹھٹھا کرتا ہے کیونکہ آخری دن اس کی نظر سے پوشیدہ ہے اور انجام کار اس کی آنکھوں سے چھپا ہوا ہے"

(سبز اشتہار۔ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ۔ حاشیہ صفحہ ۷)

"خدائے عزّوجل نے ...... اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ ...... سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی"

(تبلیغ رسالت (طبع اوّل) جلد اوّل حاشیہ صـ ۱۴۷-۱۴۸)

"میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونیکے بارے میں یہ بشارت ہے، دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر ۱۸۸۸ء ہے۔ پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترہویں سال میں ہے"

(حقیقۃ الوحی (طبع اول)، صفحہ ۳۶۰)

وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا

ایک عظیم الہامی علامت کے عملی ظہور کے آٹھ اعجازی اور حیرت انگیز پہلو

نشان ساتھ ہیں اتنے کہ کچھ شمار نہیں
ہمارے دین کا قصّوں پہ ہی مدار نہیں

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد
مؤرخ احمدیت ۔ ربوہ

فرموداتِ امام الزّمان

"پیشگوئی کی حقیقی تفسیر کا وہ وقت ہوتا ہے جس وقت وہ پیشگوئی ظاہر ہو۔"

(براہین احمدیہ حصّہ پنجم صہ ۴۳ حاشیہ)

"پیشگوئیوں میں یہی قاعدہ قدیم سے ہے کہ اگر کوئی لفظ دو معنوں کا متحمل ہو تو پیشگوئی کے انجام کے بعد جو معنی واقعاتِ موجودہ سے ظاہر ہوں، وہی لیے جائیں گے۔"

(کتاب ضیاء الحق صہ ۳۸-۳۹)

مصلح موعود کی باون ۵۲ علامات "اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء" اور دوسرے الہامات میں بیان ہوئی ہیں ان اہم علامات میں سے ایک مہتم بالشان علامت یہ بتائی گئی ہے کہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا"۔ یہ واحد علامت ہے جس کی نسبت حضرت اقدس مسیح موعود نے تحریر فرمایا "اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے"۔ لیکن یہ حیرت انگیز بات ہے کہ اسی علامت کی نسبت حضرت اقدس ؑ نے ایک بار ارشاد فرمایا کہ:۔

"اللہ تعالیٰ کے کاموں میں بھی کیسا اخفاء ہوتا ہے۔ پسرِ موعود کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ مگر ہمارے موجودہ سارے لڑکے ہی کسی نہ کسی طرح تین کو چار کرنے والے ہیں۔ (سیرت المہدی حصّہ اوّل صہ ۴۳)

اس حقیقت کے پیشِ نظر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ خدا کے اس پاک کلام و الہام کے ذو المعارف ہونے کے باعث اس کے کئی پہلوؤں کا ظہور مقدر تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کی مصلحت کاملہ نے نزول الہام کے اوّلین مرحلہ پہ ہی اس کی حقیقت کو پردۂ اخفاء میں رکھا تا جوں جوں نئے سے نئے واقعات اس کی جدید عملی تعبیر کے ساتھ جلوہ گر ہوں وہ ایک طرف حضرت اقدس مسیح موعود کے منجانب اللہ ہونے اور آپ کی وحیٔ ربانی کی حقانیت اور صداقت کا منہ بولتا نشان ہو اور دوسری طرف اس آسمانی نوشتہ کی عظمت، وسعت اور ہمہ گیری میں اضافہ ہوتا چلا جائے چنانچہ سیدنا و امامنا حضرت مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ولادت باسعادت (۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء) سے لے کر خلافتِ رابعہ کے موجودہ عہد مبارک تک یہ الہام آٹھ ایسی صورتوں میں پورا ہو چکا ہے کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور تعجب خیز بات یہ ہے کہ اس میں سے کوئی ایک بھی ایسی صورت نہیں جس کو عملی شکل دینے میں حضرت مسیح موعود یا حضرت مصلح موعود کا کوئی براہ راست دخل ہو۔ ہر صورت کسی نہ کسی پہلو سے خارق عادت رنگ رکھتی ہے جس کے پیچھے خدائے قادر و توانا اور حکیم و خبیر کی قادرانہ حکمتیں صاف طور پہ کارفرما نظر آتی ہیں۔ جیسا کہ تفصیلِ ذیل سے کھل جائے گا۔ انشاء اللہ بتوفیقہ تعالیٰ۔

صورتِ اوّل :۔

حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

ثلاث دعوة مستجابات
دعوة صائم و دعوة مظلوم
و دعوة المسافر۔

(الجامع الصغیر للسیوطی صہ ۱۳۴)

فرمایا: "تین دعائیں خاص طور پر جنابِ الٰہی میں مقبول ہوتی ہیں۔ روزہ دار کی دعا، مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا۔"

ایک اور حدیث میں ایک چوتھی دعا کا بھی ذکر ہے کہ "دعوة الوالد لولده (جامع الصغیر للسیوطی) والد کی اپنے بیٹے کیلئے دعا بھی دعائے مستجاب ہے۔ اب اگر پیشگوئی مصلح موعود کے ابتدائی الفاظ کا مطالعہ کریں تو اس میں صاف لکھا ہوا موجود ہے

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔" (اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

یعنی یہ ظاہر ہوا کہ مصلح موعود کے وجود کا جنابِ الٰہی میں مقبول ہونے والی چوتھی دعا سے خاص تعلق ہے یس باپ کی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں مصلح موعود دنیا کو عطا کئے گئے۔

تین مستجاب دعاؤں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے عین مطابق چار کر دینے کا یہ نشان کس درجہ اہمیت کا حامل ہے اس کا اندازہ حضرت اقدس کے مندرجہ ذیل مبارک الفاظ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّشانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے۔ کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جنابِ الٰہی میں دعا کر کے ایک رُوح واپس منگوایا جاوے ..... جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے .... مگر اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ و احسانہ و بہ برکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت رُوح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردوں کی بھی رُوح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔"

(اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء روز دوشنبہ)

صورتِ دوم :۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی صفتِ علیم و خبیر کے بھی مظہر اتم تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو امت میں رُو نما ہونے والے آخری زمانہ کے انقلابات و تغیرات کی بھی خبر دی گئی اور چار ایسی شخصیات کا انکشاف بھی کیا گیا جن کے وجود سے اشاعتِ اسلام کی عظیم عمارت کی بنیادوں کو مضبوطی سے استوار کیا جانا تھا میری مراد حضرت اقدس مسیح موعود، حضرت مولانا نور الدین، حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف شہید اور پسرِ موعود سے ہے اور یہ کوئی ذوقی بات نہیں بلکہ مندرجہ ذیل حدیث نبوی اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حضرت حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی (ولادت ۲۶۰ھ ۔ وفات ۳۶۰ھ) نے اپنی "معجم صغیر" میں حضرت انس بن مالک

کی حسب ذیل روایت درج فرمائی ہے۔

"عن انس بن مالك عن النبى صلى الله عليه و آله وسلم قال الااخبركم برجالكم فى الجنة قالوا بلى يارسول الله فقال النبىؐ فى الجنة والصديق فى الجنة والشهيد فى الجنة والمولود فى الجنة"

(صـ۲۳ مطبع انصاری دھلی)

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمؐ نے دریافت فرمایا کہ تم مردوں میں جو جنت میں جائیں گے۔ کیا میں تمہیں ان کی خبر نہ دوں۔ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں رسول اللہ؟ حضور مطلع فرمائیے۔ فرمایا۔ تمہارے مردوں میں سے النبی جنت میں جائے گا۔ الصدیق جنت میں جائے گا۔ الشہید جنت میں جائے گا۔ المولود جنت میں جائے گا۔

اس حدیث میں المولود کے لفظ میں اس پسر موعود کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ جس کی نسبت حدیث "یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ" میں خبر دی گئی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ "آئینہ کمالات اسلام" میں وضاحت فرماتے ہیں:-

"ففى هذا اشارة الى ان الله يعطيه ولداً صالحاً يشابه اباه ولا يابا ه ويكون من عباد الله المكرمين و السر فى ذالك ان الله لايبشر الانبياء والاولياء بذرية الا اذا قدر توليد الصالحين"۔

(حاشیہ طبع اول صـ۵۷۸، صـ۵۷۹)

یعنی اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسیح محمدی کو ایک ایسا صالح فرزند عطا فرمائے گا جو اپنے باپ کا نظیر ہوگا اور اسی کے مسلک پر گامزن رہے گا اور اللہ تعالیٰ کے صاحب عظمت بندوں میں سے ہوگا اور اس میں بھید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نبیوں اور ولیوں کو ذریت کی بشارت صرف اس وقت دیتا ہے۔ جبکہ صالحین کی ولادت خدا کی ازلی تقدیر میں ہوتی ہے۔

پس پسرِ موعود ہی وہ چوتھی شخصیت ہیں جو مندرجہ بالا پیشگوئی کے مصداق قرار پاتے ہیں۔ جس کا ایک بھاری ثبوت یہ بھی ہے کہ حدیث "المولود فی الجنۃ" کے مضمون پر مشتمل ایک خواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دکھلائی گئی جو مذکورہ حدیث کی لفظاً لفظاً تصدیق کرتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"میں نے خواب میں دیکھا کہ میری بیوی آشفتہ حال کسی طرف گئی ہوئی ہے میں نے ان کو بلایا اور کہا کہ چلو تمہیں وہ درخت دکھلاؤں۔ پس میں ان کو باہر کی طرف لے گیا۔ جب درخت کے قریب پہنچے جہاں قریب ایک باغ بھی تھا تو میں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ محمودؔ کہاں ہے اس نے کہا کہ بہشت میں پھر کہا کہ قبر کے بہشت میں۔"

(تذکرہ صـ۲۰۲ طبع سوم)

صورت سوم:-

مصلح موعود کی یہ الہامی علامت اس رنگ میں پوری ہوئی کہ سیدنا محمود پیشگوئی کے اعلان کے بعد ٹھیک چوتھے سال پیدا ہوئے۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:-

"میرے نزدیک یہ اس کی پیدائش کی تاریخ بتائی گئی ہے۔ یہ پیشگوئی ابتداء ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی۔ پس ۱۸۸۶ء ۱۸۸۷ء، ۱۸۸۸ء تین سال ہوئے ان تین سالوں کو چار کون سا سال کرتا ہے ۱۸۸۹ء کرتا ہے اور یہی میری پیدائش کا سال ہے۔ پس تین کو چار کرنے والی پیشگوئی میں یہ خبر دی گئی تھی کہ اس کی پیدائش چوتھے سال میں ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ (الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء صـ۴)

صورت چہارم:-

موعود فرزند کی اس پُر اسرار اور الہامی علامت میں یہ بھی خبر دی گئی تھی کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کا چوتھا بیٹا ہوگا۔ اس اعتبار سے بھی یہ پیشگوئی حضرت مصلح موعود کی ذات بابرکات پر واضح طور پر صادق آتی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"یہ جو الہام ہے کہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذہن اس طرف گیا ہے کہ وہ تین بیٹوں کو چار کرنے والا ہوگا یعنی وہ چوتھا بیٹا ہوگا۔ اگر یہ مفہوم لے لیا جائے تو چوتھے بیٹے کے لحاظ سے بھی بات بالکل صاف ہے۔ مجھ سے پہلے مرزا سلطان احمد صاحب، مرزا فضل احمد صاحب اور مرزا بشیر احمد (اوّل) پیدا ہوئے اور چوتھا میں ہوں۔"

(الفضل یکم فروری ۱۹۴۶ء صـ۶)

صُورت پنجم:-

حضرت اقدس نے فرمایا کہ:-

"میں نے کشف میں دیکھا کہ چار کرسیاں بچھی ہیں۔ تین پُر ہیں اور ایک خالی پڑی ہے۔ سامنے سے مرزا سلطان احمد خان صاحب آگئے ہیں تو میں نے مرزا سلطان احمد خان صاحب سے کہا ہے کہ چوتھی کرسی پر آپ بیٹھ جاویں"

(اخبار "پیغام صلح" ۳ فروری ۱۹۱۶ء)

خالد احمدیت، حضرت مولانا ابو العطاء صاحب نے اس کشف کے پیش نظر تحریر فرمایا کہ:-

"اس سے ثابت ہے کہ ایک وقت آنے والا تھا جب خود حضور علیہ السلام جناب مرزا سلطان احمد صاحب کو چوتھی کرسی پر بیٹھنے کا حکم دینے والے تھے۔ یہ کوئی اتفاقی بات نہیں بلکہ خدائی تقدیر کا زبردست ہاتھ تھا کہ مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم نے نہ حضرت مسیح موعود ..... کے ہاتھ پر بیعت کی اور نہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ..... کے وقت میں سلسلہ میں شامل ہوئے۔ ان کی چوتھی کرسی خالی ہی رہی۔ مگر جب وقتِ مقدر آیا تو حضرت مسیح موعود کے "حسن و احسان میں نظیر" نے اپنے عہد خلافت میں انہیں خالی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور وہ حضرت ..... خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کر کے احمدیت کی حلقہ بگوشی میں داخل ہو گئے۔ اس طرح حضور ..... ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود ..... کے جسمانی و روحانی فرزندوں میں ایک کا اضافہ کر کے تین کو چار کر دیا۔ الحمد للہ"

(فرقان اپریل ۱۹۴۴ء صـ۳۷)

یہ تاریخی واقعہ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۰ء کا ہے جو تحریکِ احمدیت کی حقانیت پر ایک چمکتے ہوئے نشان کی حیثیت رکھتا ہے جو رہتی دنیا تک چمکتا رہے گا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جو اعتراض کئے جاتے تھے ان میں سے ایک اہم اعتراض یہ بھی تھا کہ آپ کے رشتہ دار آپ کا انکار کرتے ہیں اور پھر خصوصیت سے یہ اعتراض کیا جاتا تھا کہ آپ کا ایک لڑکا آپ کی بیعت میں شامل نہیں یہ اعتراض اس کثرت سے کیا جاتا تھا کہ جن لوگوں کے دلوں میں سلسلہ کا درد تھا وہ اس کی تکلیف محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔ میں دوسروں کا تو نہیں کہہ سکتا لیکن اپنی نسبت میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نے متواتر اور اس کثرت سے اس امر میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں کہ میں کہہ سکتا ہوں بغیر ذرہ بھر مبالغہ کے بیسیوں دفعہ میری سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر ہوگئی اس وجہ سے نہیں کہ جس شخص کے متعلق اعتراض کیا جاتا تھا، وہ میرا بھائی تھا بلکہ اس وجہ سے کہ جس شخص کے متعلق اعتراض کیا جاتا تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا تھا اور اس وجہ سے کہ یہ اعتراض حضرت مسیح موعود پر پڑتا تھا۔ میں نے ہزاروں دفعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور آخر اللہ تعالیٰ نے اس کا نتیجہ یہ دکھایا کہ مرزا سلطان احمد صاحب جو ہماری دوسری والدہ سے بڑے بھائی تھے۔ اور جن کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ ان کے لئے اب احمدیت میں داخل ہونا ناممکن ہے۔ احمدی ہو گئے۔ ان کا احمدی ہونا ناممکن اس لئے کہا جاتا تھا کہ جس شخص نے اپنے باپ کے زمانہ میں بیعت نہ کی ہو اور پھر ایسے شخص کے زمانہ میں بھی بیعت نہ کی ہو جس کا ادب اور احترام اس کے دل میں موجود ہو اس کے متعلق یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ کسی وقت اپنے چھوٹے بھائی کے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔ لیکن کتنا زبردست اور کتنی عظیم الشان طاقتوں اور قدرتوں والا وہ خدا ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مدتوں پہلے فرما دیا تھا کہ لَا نُبْقِیْ لَکَ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا یعنی ہم تیرے اوپر جو جو اعتراض کئے جاتے ہیں ان کا نشان بھی نہیں رہنے دیں گے۔ بلکہ سب کو مٹا دیں گے۔"

الفضل ۱۱ر جولائی ۱۹۳۱ء صـ۵ کالم ۱، ۲ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد نمبر ۶ صـ۲۷، صـ۲۷۱)

صورتِ ششم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عالم کشف میں ۱۸۸۳ء میں تین مقدس مراکز کی نسبت ایک نظارہ دکھایا گیا جو "ازالہ اوہام" صـ۷۶ پر درج ہے اور تین کو چار کرنے کی ایک تعبیر کی طرف واضح راہنمائی ملتی ہے اور ایک کلید کا حکم رکھتی ہے جس سے اس پوشیدہ عقدہ کی حقیقت کھولنے میں بھاری مدد ملتی ہے خدا کی قدرت اگرچہ حضرت مصلح موعود کے ذریعہ ربوہ جیسے بین الاقوامی مرکز کی بنیاد ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کو رکھی گئی مگر بعض بزرگوں کو مدتوں قبل خواب میں ہی اشارۃً خبر دے دی گئی۔ بطور نمونہ دو خوابوں کا ذکر کیا جاتا ہے

جناب مرزا خدا بخش صاحب نے اپنی کتاب "عسل مصفیٰ" کے پہلے ایڈیشن مطبوعہ مطبع اسلامیہ واقع لاہور ماہ اپریل ۱۹۰۱ء کے صـ۶۲ پر سید میر گل شاہ صاحب داتہ ضلع ہزارہ کی حسب ذیل خواب شائع کی کہ آج یکم رمضان شریف ۱۳۱۷ھ کی شب کو مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ دکھلایا کہ ایک نقشہ کاغذ کا ہے جس کی خوبصورتی نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے اور اُس نقشہ پر جلی قلم سے قادیان کا نام لکھا ہوا ہے اور اُس نقشہ سے اُوپر کی طرف ایک اور نقشہ ہے جو کسی اور مقدس شہر کا نام ہے جس کا نام فدوی کو بھول گیا ہے اور قادیان دارالامان کے نیچے نور کا

لفظ لکھا ہوا ہے۔"

(۲) مشہور عالم مسلمان سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے تایا جان حضرت چوہدری غلام حسین صاحب بی۔ اے۔ ایس (ریٹائرڈ) نے آج سے قریباً اڑتیس برس پہلے اخبار "الفضل" ۹ مارچ ۱۹۴۵ء میں "مصلح موعود تین کو چار کرنے والا" کے معنے آخر کھل گئے" کے زیرِ عنوان حسب ذیل نوٹ لکھا۔

"مَیں کرنال میں تھا اور مضطربانہ دعا کیا کرتا تھا کہ یا الٰہی "یہ تین کو چار کرنے والا" کیسا راز ہے کہ اب تک مخفی چلا آرہا ہے۔ کوئی اس کے بارے میں کچھ تعبیر کرتا ہے کوئی کچھ۔ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ..... دو پہاڑیاں ہیں جن کے درمیان میدان ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مصلح موعود کا جلسہ ہے اور خوب چہل پہل ہے خدام کام کر رہے ہیں اور دو پہاڑیوں کے درمیان سے گزرتی ہوئی ایک سڑک بنا ڈالی ہے جو خوب چمک رہی ہے پہلے سب احباب اس مشرقی پہاڑی پر تھے پھر سب کے سب دوڑ کر دوسری پہاڑی پر چلے گئے اور مَیں اکیلا اس پہاڑی پر رہ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ یکایک میری صورت شکل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سی ہوگئی ہے اور خیال کرتا ہوں کہ وہی ہوں اور احباب کی طرف جو سامنے کی پہاڑی پر تھے، منہ کر کے اونچی سریلی آواز سے یہ شعر (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کا ہے) وقفوں کے ساتھ بولتا ہوں ؎

نگاہِ رحمتِ جاناں عنایت ہا جسن کرد است
وگرنہ چوں منے کے باید آں شُد سعادت ہا

(یعنی یہ خدا تعالیٰ کی نظرِ کرم نے مجھ پر عنایت فرمائی ہے ورنہ میرے جیسا انسان اس قدر ہدایت کو از حد کہاں پا سکتا تھا ۔ ناقل)

پہلے مَیں پڑھتا ہوں، پھر میرے پیچھے احباب جماعت دوہراتے ہیں مگر کیا ہی خوشی اور انبساط کا سماں ہے کہ سب دوست منظم اور مہذبانہ طور پر اچھل و کود میں مست ہیں مَیں اسی حال میں تھا کہ آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو میرے جسم کا ہر رگ و ریشہ فرحت و مسرت میں لرز رہا تھا۔"

(الفضل ۹ مارچ ۱۹۴۵ء صفحہ ۴)

یہ رویا کسی مزید وضاحت کی محتاج نہیں کیونکہ اس میں حضرت مصلح موعود کے ہاتھوں تعمیر ہونے والے چوتھے عالمی مرکز ربوہ کے محلِ وقوع کی کمال صفائی کے ساتھ نشان دہی کی گئی ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

صورتِ ہفتم مندرجہ بالا صورتیں تو حضرت مصلح موعود کی مبارک زندگی سے متعلق ہیں لیکن اب یہ بتایا جاتا ہے کہ حضور کے وصال کے بعد بھی اس الہامی خصوصیت و علامت کی نئی تجلیات اُفقِ عالم پر ظاہر ہوئیں جن میں سے ایک کا تعلق خلافتِ ثالثہ اور دوسری کا خلافتِ رابعہ سے ہے جہاں تک خلافتِ ثالثہ کا تعلق ہے مناسب ہوگا کہ اس کی وضاحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں ہدیہ قارئین کی جائے۔ حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے اختتامی اجلاس میں پیشگوئی مصلح موعود کے بارہ میں ایک نہایت رُوح پرور خطاب فرمایا اور نہایت تفصیل سے ثابت کیا کہ اس پیشگوئی کا لفظ لفظ نہایت ایمان افروز طریق اور اپنی پوری شان کے ساتھ حضرت مصلح موعود کی ذات والا صفات میں پورا ہوا۔ اس سلسلہ میں یہ بھی بتایا کہ:۔

"پھر خدا نے فرمایا تھا کہ وہ "تین کو چار کرنے والا ہوگا"۔ ایک ہی پیشگوئی بعض دفعہ کئی واقعات پر مشتمل ہوتی ہے کئی لحاظ سے یہ پیشگوئی پہلے بھی پوری ہو چکی ہے لیکن اس کے ایک معنے یہ بھی تھے کہ جن چار لڑکوں کی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشارت دی تھی۔ ان میں سے چوتھا لڑکا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے صلب سے پیدا ہوگا اور وہ بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تحریر فرمایا ہے سو اس لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔" (الفضل ۲۴ فروری ۱۹۶۶ء صفحہ ۵)

صورتِ ہشتم خلافتِ رابعہ کا آغاز بھی اس الہامی نشانِ صداقت کی ایک عظیم الشان اور ناقابلِ تردید صورت میں ہوتا ہے اور وہ اس طرح کہ حضرت مصلح موعود کو جناب الٰہی کی طرف سے نہ صرف نافلہ موعود بخشا گیا بلکہ وہ موعود بیٹا بھی عطا ہوا جس کے ذریعہ تین خلفائے احمدیت چار ہو گئے اور ساتھ ہی حضرت مصلح موعود کی یہ اُنتالیس سالہ پیشگوئی بھی نہایت آب و تاب سے پوری ہو گئی اور ہوتی چلی جائے گی یہاں تک کہ حقیقی اسلام ساری دنیا پر محیط ہو جائے گا۔ انشاء اللہ اور ایک ہی خدا ہوگا اور ایک ہی پیشوا یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

"خدا نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ایک زمانہ میں خود مجھ کو دوبارہ دنیا میں بھیجے گا۔ اور مَیں پھر کسی شرک کے زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے آؤں گا جس کے معنے یہ ہیں کہ میری روح ایک زمانہ میں کسی اور شخص پر جو میرے جیسی طاقتیں رکھتا ہوگا، نازل ہوگی اور وہ میرے نقشِ قدم پر چل کر دنیا کی اصلاح کرے گا۔"

(الفضل ۱۹۔ فروری ۱۹۵۶ء صفحہ ۱)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا خوب فرماتے ہیں ؎

مری ہر پیشگوئی خود بنا دی
نسلاً بعیداً بھی دکھا دی
جو دی ہے مجھکو وہ کس کو عطا دی
فسبحان اللہ اخزی الاعادی

مصلح موعود

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب
امرتسری
ربوہ

یاد ہے اب بھی وہ مردِ باخدا — حامیٔ دینِ محمد مصطفیٰؐ
مصلحِ موعودِ اقوامِ جہاں — جانشینِ مہدیٔ آخر زماں
ہستیٔ نصرت کا فرزندِ عظیم — پیکرِ عفو و عطا دل کا حلیم
حُسن و احسان میں مسیحا کا مثیل — اِک نشانِ قدرتِ ربِّ جلیل
رُوحِ حق فخرِ رُسل فضلِ عمر — پسرِ موعود امامِ منتظر
بے نواؤں بے کسوں کا غمگسار — دلفگاروں بے سہاروں کا سہار
اِک کلیدِ غلبہ و فتح و ظفر — جس کا در تھا اک سخی داتا کا در

اے مسیحا کی دعاؤں کے ثمر
اے کہ تھا تو رشکِ شمس و قمر

اِک نشانِ رحمت و قربت تھا تو — پیکرِ انوار اور برکت تھا تو
دیکھی دنیا نے مسیحائی تری — حِلم و رأفت عقل و دانائی تری
تھا تو وہ پورِ گرامیٔ ارجمند — ہر ادا جس کی خدا کو تھی پسند
نام بھی مسجد کی اک دیوار پر — خواب میں حضرت کو تھا آیا نظر
سَر پہ سایہ تھا خدا کا ہر گھڑی — عمر ساری خدمتِ دیں میں کٹی
دَور کا اپنے مہِ کامل تھا تو — ماحیٔ تاریکیٔ باطل تھا تو

چار سُو تجھ سے اُجالا ہو گیا
دینِ حق کا بول بالا ہو گیا

مُردہ رُوحیں پھر سے زندہ ہو گئیں — عشقِ ختم المرسلیں میں کھو گئیں
ساری دنیا میں تجھے شہرت ملی — عزم و ہمت "عظمت و شوکت" ملی
تیری زینت تھی اولوالعزمی تری — مہر و لطف و شفقت اور نرمی تری
مَظہرُ الاوّل والآخر تھا تو — نوعِ انسان کے لئے رہبر تھا تو
بستیٔ ربوہ کرامت ہے تری — خاص بُرہانِ صداقت ہے تری
اک بیاباں میں تو جل تھل کر گیا — یک بیک جنگل میں منگل کر گیا
تین کو تُو نے کیا کِس طَور چار — رازِ سربستہ کھلا یہ بار بار
تیری ہر تقریر، ہر نظم اور نثر — گنجِ علم و معرفت ہے سَربسر
مشعلِ رہ تیرے سب خطبات ہیں — رُوحِ انساں کے لئے سوغات ہیں

تیرے آنے سے ہوا حق آشکار
جامۂ باطل ہوا سب تار تار

تجھ سے پالیں برکتیں اقوام نے — منہ کی کھائی دشمنِ اسلام نے
مرتبہ ظاہر ہوا قرآن کا — خالقِ کونین کے فرمان کا
باغ مرجھائے ہوئے سب کھل گئے — اہلِ باطل اہلِ حق سے مل گئے
لوگ تا سمجھیں کہ وہ قادر خدا — ہے محافظ آج بھی اسلام کا
اب بھی دکھلاتا ہے وہ ایسے نشاں — جن سے ہو جاتا ہے حق سب پر عیاں
تجھ کو ہم بھولیں یہ ممکن ہی نہیں — آج بھی ہر دل میں ہے تو جاگزیں
تازہ ہے اب دلوں میں تری یاد — اور رہے گی یونہی ہر جا بادا باد
لاجرم لبورکتَ بالرّوحِ الامین — لاجرم جاھدتَ بالشرعِ المتین

لاجرم کنتَ من المنتظرین
لاجرم کنتَ صفیُّ الآخرین

حضرت مصلح موعود کی ایک معرکہ آرا تصنیف

ہستی باری تعالیٰ

خدا تعالیٰ کی ذات کے ناقابلِ انکار دلائل

مکرم سلطان محمود انور صاحب
سیکرٹری مجلس کارپرداز
نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نسبت اعلامِ الٰہی میں بتایا گیا تھا کہ وہ "علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"۔ اور اس کی "ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی"

حضرت مصلح موعود کی ساری زندگی ان آسمانی انکشافات کی تصدیق سے لبریز ہے اور آپ کے باون سالہ عہدِ قیادت (جبکہ آپ عالمگیر جماعت احمدیہ کے امام تھے) کا ایک ایک لمحہ خصوصیت سے ان دو بنیادی مقاصد کی تکمیل کے لئے وقف رہا کہ ہستی باری تعالیٰ کی شان و عظمت ظاہر ہوا اور اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شناخت دنیا کر پائے۔ اس غرض کے لئے آپ کی ہر تقریر و تحریر اور ہر کام کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہی دو مقصد نمایاں نظر آئیں گے۔ اس مضمون میں حضرت مصلح موعود کی اس شاہکار تقریر کا تذکرہ مقصود ہے جو بعد ازاں کتابی شکل میں طبع ہوکر عام و خاص کو فیضیاب کرنے کا موجب بنی اور اپنوں اور بیگانوں سے توصیف و تعریف کی داد پائی۔ اس کتاب کا نام "ہستی باری تعالےٰ" ہے یہ در اصل آپ کی ایک معرکۃ آراء تقریر ہے جو آپ نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کے موقعہ پر فرمائی۔ اس وقت آپ کی عمر قریباً ۳۲ سال تھی اور جماعت احمدیہ عالمگیر کی قیادت سنبھالے آپ کو آٹھ سال ہو رہے تھے۔ تقریر کے مواد سے اندازہ ہوتا ہے کہ کم از کم چار گھنٹے یہ روح پرور کیفیت سامعین پر طاری رہی ہو گی کہ وہ اپنے خالق حقیقی کی نسبت الحاد اور دہریت کے زہریلے اثرات پر تریاقی بارش برستی مشاہدہ کرتے رہے۔ دلوں کے شکوک و شبہات رفع ہوتے رہے۔ روح کی کثافتیں دور ہوتی رہیں۔ اور ہستی باری تعالےٰ پہ تازہ اور محکم دلائل کی روشنی میں ایمان قوی سے قوی تر ہوتے رہے۔

آج مادی ترقی کے دور میں جس قدر شبہات و اعتراضات انسانی ذہن کے بگاڑنے کیلئے وضع کئے گئے ایک ایک کرکے ان کا ازالہ اس تقریر دلپذیر میں کیا گیا۔ بڑی تقطیع کے ۲۰۸ صفحات پر مشتمل اس ایمان افروز مضمون میں کسی پہلو کو تشنہ نہیں چھوڑا گیا۔ خاص طور پر حسب ذیل دس امور اس تقریر میں نہایت نمایاں رنگ میں قاری کے سامنے آتے ہیں۔

① ہستی باری تعالےٰ کی نسبت علمی دلائل کے ساتھ اس قسم کا مضمون بیان کرنا صرف اسی صورت میں ممکن ہے۔ جبکہ مقرر خود ہستی باری تعالےٰ پہ نہایت پختہ اور گہرا ایمان رکھتا ہو۔ ایسا ایمان جو محض شنید اور روایتی انداز کا نہ ہو۔ بلکہ تعلق باللہ کے میدان میں خاص قرب اور ترف تجربہ حاصل ہونے کا نتیجہ ہو اور تقریر سے ظاہر ہے کہ فاضل مقرر زبان قال سے زیادہ زبان حال سے بول رہا ہے۔

② دلائل بیان کرتے میں جہاں قرآن کریم سے استشہاد کیا گیا ہے وہاں عقلی معیاروں کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔ تاکہ راہ راست سے بھٹکے ہوئے اور محض عقلی گورکھ دھندوں میں پھنسے ہوئے لوگوں کے لئے بھی یہ مضمون فائدہ بخش ثابت ہو۔

③ بے بدل مقررہ نے جہاں یہ محسوس کیا کہ دلائل کے ساتھ ساتھ ذاتی تجربہ اور مشاہدہ زیادہ نتیجہ خیز ہو سکتا ہے۔ وہاں اپنے ذاتی تجارب اور آسمانی تائیدات کو اس انداز سے بیان کیا ہے کہ گویا خدا تعالےٰ کی ہستی عالم تصور میں چشم بینا کے سامنے کھڑی ہے اور کَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ کے مفہوم کو حقیقت کا روپ دے کر دکھا دیا ہے

④ خدا تعالےٰ کی اہم صفات جن سے ہر مومن و کافر موحد و مشرک اور دہریہ عملی زندگی میں شعوری یا غیر شعوری طور پر فیضیاب ہو رہا ہے۔ ان صفات کو دلائل کی صف میں ترجیح دی ہے۔ تاکہ کسی ذی انصاف انسان کے لئے انکار کی گنجائش باقی نہ رہے

⑤ اللہ تعالےٰ کی ہستی پر صرف علمی رنگ میں دلائل ہی نہیں دیئے بلکہ ان راہوں کو اور ان ذرائع کو بھی ساتھ ساتھ بیان کر دیا ہے۔ جن کو اپنانے سے آج بھی ہر انسان اپنے خالقِ حقیقی کو نہ صرف شناخت کر سکتا بلکہ اس سے عبودیت کا زندہ تعلق بھی قائم کر سکتا ہے۔

⑥ ہستی باری تعالےٰ کے منکرین کی طرف سے جس قدر بظاہر وقیع اعتراضات آج تک اٹھائے گئے۔ قریباً سب کو ایک ایک کرکے بیان کیا ہے اور پھر ان کے مدلل و مؤثر جوابات دیئے ہیں تاکہ ذہنوں میں ادنیٰ سی خلش بھی باقی نہ رہے۔

⑦ منکرین ہستی باری تعالےٰ کے علاوہ بعض مسخ شدہ مذاہب کے ماننے والوں نے بھی جہاں ذاتِ باری تعالےٰ کا اقرار کسی نہ کسی رنگ میں کیا ہے۔ وہاں صفاتِ باری تعالےٰ کے بارہ میں سخت ٹھوکریں کھائی ہیں اور نتیجۃً منکرین کی صف میں جا قدم رکھا ہے۔ ایسے "مذاہب" کے کیمپ سے بھی جس قدر اعتراضات اٹھائے گئے ہیں ان کا احاطہ بھی اس بے مثال تقریر میں کیا گیا ہے اور صاف نظر آتا ہے کہ فاضل مقرر خدا تعالےٰ کی طرف سے بلاشبہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر اور لبریز ہے۔

⑧ فی زمانہ سائنسی ترقی نے جہاں انسانی فکر کے لئے نئی نئی راہیں کھولی ہیں۔ وہاں انسان کو اللہ تعالےٰ کی ہستی اور اس کی قدرتوں کے بارہ میں بے باک اور بے نیاز بنانے میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ حضرت مصلح موعود نے اس تقریر میں مذہب کی فوقیت اور سائنس کے حوالہ سے رائج غلط نظریات کا بھی احاطہ کیا ہے۔

⑨ اسلام کے سوا دیگر مذاہب میں خدا تعالےٰ کا جو تصوّر پایا جاتا ہے ان میں اہم اور قابلِ ذکر مذاہب کے نظریات کو بیان کرکے پھر اسلام کے پیش کردہ حقیقی تصور کو واضح کیا ہے تاکہ بین المذاہب موازنہ بھی صحیح نتیجہ تک پہنچنے میں راہنمائی کرے۔

⑩ تقریر میں جگہ جگہ مثالیں دے کر کوشش کی گئی ہے کہ سامعین و قارئین کو مضمون سمجھنے میں آسانی ہو۔ بلکہ بعض لطائف بھی مثالوں کی غرض سے بیان کئے گئے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مضمون میں غیر معمولی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے اور کتاب کو ایک دفعہ شروع کرکے ختم کئے بغیر تسکین نہیں ہوتی۔

مندرجہ بالا دس نکات کو ذہن میں رکھیئے اور اب کتاب کے مضامین پر نظر ڈالتے ہیں۔

● سب سے اوّل اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ ہستی باری تعالےٰ کے مضمون کی ضرورت کیا ہے۔ پھر خدا کا انکار کئے جانے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ:۔

" اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کا انکار بہت بڑھا ہوا ہے جس کا بڑا سبب تو یہ ہے کہ گناہ کی کثرت کی وجہ سے تعلق باللہ نہیں رہا۔ اور دلوں پر زنگ لگ گیا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ انگریزی دان لوگ یورپ کے فلسفہ سے متاثر ہوکر مذہب سے دور جا پڑے ہیں اور دوسرے لوگوں نے ان کے اثر کو قبول کیا ہے۔ یورپ کے فلسفہ کا اور فلسفیوں کے خدا تعالےٰ سے اس

قدر دور ہو جانے کا سبب یہ ہے کہ جب یورپ میں علمی ترقی ہونے لگی اور طبعی اکتشافات کا سلسلہ شروع ہوا تو پادریوں کو یہ بے وقوفی سُوجھی کہ انہوں نے اس ترقی کو مذہب کے خلاف سمجھا اور اس کی مخالفت شروع کر دی جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ جانتے تھے کہ مسیحیت کی بنیاد ایسے اصول پر ہے جن کو عقل ردّ کرتی ہے اگر لوگوں کی توجہ عقل کی طرف ہو گئی تو اس (مسیحیت ناقل) کو کون مانے گا۔ پس انہوں نے اس تعرف کو قائم رکھنے کے لئے جو انہیں عوام الناس پر حاصل تھا۔ علوم ہی کی مخالفت شروع کر دی اور جو بات بھی علوم طبعیہ کے متعلق نئی دریافت ہوئی اسے کفر قرار دیا اور کہہ دیا کہ یہ مذہب کے خلاف ہے اور اس کی طرف توجہ کرنا گناہ ہے"

-: "فلسفی خیالات" کی نسبت فرمایا:-

"اس میں صرف دماغ کی تر و تازگی کا سامان ہے۔ کرنا کرانا کچھ نہیں پڑتا۔ اس لئے بہت سے لوگ اس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اس کے خلاف مذہب پر غور و تدبر کرنے کا نتیجہ عملی صلاح ہے جو لوگوں پر گراں گزرتی ہے۔"

-: مذہب سے دُوری کی ایک یہ وجہ بیان فرمائی "کہ عام طور پر لوگ خود تحقیق نہیں کرتے بلکہ ان کے مذہب کی بنیاد صرف ماں باپ کے ایمان پر ہوتی ہے اور جن لوگوں کی اپنی تحقیق کچھ ہو ہی نہیں وہ اعتراض کا دفعیہ نہیں کر سکتے بلکہ جلد ان سے متاثر ہو جاتے ہیں۔"

-: پھر آپ خدا تعالےٰ کی ہستی کی نسبت یورپین محققین کی یہ تحقیق بیان کرتے ہیں۔ کہ خدا اگرفی الواقعہ موجود نہیں۔ تو بھی سیاستاً خدا کے خیال کو ضرور زندہ رکھنا چاہیئے۔ تاکہ دنیا میں امن قائم رہے۔ یہ عقیدہ پہلے پہل رومہ سے شروع ہوا۔ وہاں تین قسم کے خدا مانے جاتے تھے۔

-: ایک عوام کا خدا جسے کبھی عورت کے بھیس میں اور کبھی کسی اور شکل میں ظاہر ہونے والا قرار دیا جاتا تھا۔

-: دوسرا فلسفیوں کا جو بہت لطیف اور وراء الوریٰ سمجھا جاتا تھا۔

-: تیسرا حکومت کا خدا جس کا مطلب صرف یہ تھا۔ کہ امن قائم رکھنے کے لئے ایک بالا ہستی کو منوانا عوام الناس کو جرموں سے بچانے کے لئے ضروری ہے۔

اس کے بعد یورپی تحقیق کے ردّ میں چار پہلو سے جوابات دیئے ہیں اور یورپی سوچ کی کمزوری اور بوداپن ثابت کیا ہے اور بعدازاں لوگوں کے مختلف نظریات کا ذکر آتا ہے کہ خدا کا خیال کس طرح پیدا ہوا؟

(۱) کیا خدا کا خیال ڈر اور حیرت سے پیدا ہوا۔

(۲) خدا کا خیال تدریجاً انسانی ذہن میں سما گیا۔ اس بارے میں دنیا کی سب سے پرانی قوم میکسیکو کی ہے جو سب سے پرانی اور اب تک محفوظ چلی آنے والی سمجھی جاتی ہے وہ مانتی ہے کہ خدا ایک ہے۔ اس کا نام اودنا ولونا (AWONA WILONA) ہے جو سب کا خالق اور سب پر محیط ہے.....

افریقہ کے قدیمی باشندوں کے خیال میں ایک وراء الوریٰ ہستی ہے۔ جو سب کی خالق ہے اور اسے وہ (NYONGMO) نینگمو کہتے ہیں۔ افریقہ کے ہی ایک اور وحشی قبیلہ جسے (ZULU) کہتے ہیں کے خیال میں ایک غیر مرئی خدا ہے۔ جس کو وہ ان کو لنکولو (UNKULUNKULU) کا نام دیتے ہیں۔

آسٹریلیا کے ایک وحشی اور خونخوار قبیلہ (ARUNTA) کے خیال میں ایک ایسا خدا ہے جو آسمان پر رہتا ہے اسے وہ التجیرا (ALTJIRA) کہتے ہیں۔ یہ خدا چونکہ حلیم ہے اس لئے سزا نہیں دیتا اور اس لئے اس کی عبادت کی ضرورت نہیں۔

علیٰ ہٰذالقیاس متعدد اقوام و قبائل جو دنیا کے مشرق و مغرب میں پھیلے ہوئے ہیں ان کی پُرانی تاریخوں میں خدا کی نسبت مختلف خیالات و نظریات کے شواہد ملتے ہیں۔

اس کے بعد خدا تعالےٰ کی ہستی کے بارہ میں اسلامی نظریہ جس کا خلاصہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں بیان ہوا ہے اس کی برتری پر روشنی ڈال کر پھر اس کے دلائل بیان کئے ہیں۔ جو مختصراً یوں ہیں۔

۱۔ خدا تعالےٰ کی ہستی کی پہلی دلیل قبولیت عامہ یعنی خدا کا خیال ہر قوم میں پایا جانا خواہ اس کی کوئی بھی شکل و صورت بتائی گئی ہو۔

۲:۔ دوسری دلیل۔ کائنات میں ہر چیز کا خدا کے سوا محتاج پایا جانا۔ قرآن کریم نے اسے ۞ قل ھو اللّٰہ احد ۞ اللّٰہ الصمد ۞ لم یلد ولم یولد ۞ ولم یکن لہ کفواً احد۔ میں بیان کیا ہے۔ صمد سے مراد ایسی ہستی ہے جو اپنی ذات میں کامل اور کسی کی محتاج نہ ہو مگر باقی چیزیں اس کی محتاج ہوں۔

۳:۔ تیسری دلیل:۔ قرآن کریم کا بیان کردہ ارتقاء جس سے مراد یہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز نے ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت کی طرف تدریجی ترقی کی ہے مگر اپنے دائرہ کے اندر اور اپنی جنسیت کو برقرار رکھ کر۔ نہ یہ کہ وہ بندر سے انسان یا بندر سے کتے بنے۔ یہاں ضمنی بحث کی ہے۔ کہ دنیا کسطرح پیدا ہوئی۔

۴:۔ چوتھی دلیل سبب اور مسبّب کی۔ اس کی وضاحت میں ایک فلاسفر کو بدوی کا یہ جواب دینا کہ "جنگل میں مینگنی کو دیکھ کو اونٹ کا پتہ لگایا جاتا ہے اور پاؤں کے نشان سے چلنے والے کا۔ تو یہ ستاروں والا آسمان اور یہ زمین جس میں راستے بنے ہوئے ہیں ان کو دیکھ کر کیوں نہ سمجھوں کہ خدا ہے"!

-: اس موقعہ پر پیدائش دنیا کے متعلق لوگوں کے خیالات کا ذکر کر کے ان پر تنقید کی ہے تاکہ قرآنی نظریہ کی صداقت نمایاں ہو۔

۵:۔ پانچویں دلیل ہستی باری تعالےٰ کی "دلیل انتظامی" ہے۔ یعنی کائنات میں ہر چیز کے اندر ایک نظم و ضبط اور تقسیم عمل کا منظر کسی مدبّر ہستی کے بغیر ممکن نہیں۔

-: اس دلیل پر تین ممکنہ اعتراضات کا ذکر اور ساتھ ہی جواب بھی بیان کر دیئے ہیں۔

۶:۔ چھٹی دلیل اخلاقی یعنی انسان کی اخلاقی طاقتیں بھی ایک خدا پر دلالت کرتی ہیں یعنی نیکی کے حصول اور برائی سے نفرت و گریز کا احساس انسان میں پایا جانا خدا تعالےٰ کی ہستی کا متقاضی ہے۔ مشہور فلاسفر اے جی بلفور نے اسی دلیل کو اختیار کیا ہے۔

۷:۔ ساتویں دلیل "دلیل شہادت" یعنی دنیا میں ۹۹ فیصد فیصلے شہادتوں کی بناء پر ہوتے ہیں۔ نئے تجربے، دوائیوں کی نسبت انکشاف کہ کیا اثر رکھتی ہیں۔ متعدد چیزوں کو دیکھے بغیر محض شہادت کی بناء پر تسلیم کر لینا وغیرہ وغیرہ

-: اللہ تعالےٰ کی ہستی پر شہادت دینے والے اعلیٰ زندگی کی مثال ہوتے ہیں۔ جیسے انبیاء علیہم السلام۔ ان کی شہادت سے بڑھ کر کسی کی شہادت نہیں ہو سکتی۔ ان کے تجربہ و مشاہدہ کو ردّ کرنے والوں کے پاس کوئی دلیل یا ثبوت نہیں ہوتا۔

-: اس جگہ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ایسی شہادتیں ماضی میں میسّر رہی ہوں گی۔ مگر آج تو ان کا فقدان ہے تو ایسے معترض کو جاننا چاہیئے کہ "اس وقت بھی ایک شخص گذرا ہے جس نے اس شہادت کو تازہ کیا ہے اور اپنی راست بازانہ زندگی کے متعلق اس نے آریوں ہندوؤں، مسلمانوں، مسیحیوں سب قوموں کو چیلنج دیا۔ لیکن کوئی قوم بھی باوجود اس کے کہ سب قوموں کے لوگ اس کے اردگرد بستے تھے یہ نہ کہہ سکی کہ اس کی زندگی فی الواقعہ تقویٰ اور راست بازی کا نمونہ نہ تھی ...... یہ شخص حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہود تھے۔"

۸:۔ آٹھویں دلیل۔ گذشتہ سات دلیلیں اللہ تعالےٰ کی ہستی پر عقلی انداز سے دلالت کرنے والی تھیں۔ اب آٹھویں دلیل کا تعلق "اللہ تعالےٰ کی نسبت مشاہدہ اور تجربہ سے اور اللہ تعالےٰ کے فضل اور سلوک سے ہے۔ جو اس کی صفات کی بناء پر انسان سے روا رکھتا ہے۔

یہاں پر خدا تعالےٰ کی صفات عزیز، متکلّم مجیب، حفیظ، خالقیت صفتِ شافی اور عالم الغیب ہونا خصوصیت سے بیان کیا ہے اور ان صفات سے متعلق ممکنہ اعتراضات کا ذکر فرما کر ان کی تردید کی ہے۔

-: خدا کے مختلف نام جو دنیا کی معروف اقوام اور مذاہب میں پائے جاتے ہیں ان کا ذکر تفصیلی کر کے اسلام میں خدا کے لئے لفظ "اللہ" پر بحث کی ہے کہ "اللہ" کا لفظ نہ مرکب ہے اور نہ مشتق نہ اس کے کوئی معنی ہیں یہ صرف اور صرف نام ہے قرآن کریم میں اس لفظ کو ہمیشہ اسم ذات کے طور پر استعمال کیا گیا ہے اور صفات کو اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

-: آپ کو اس تقریر میں شرک پر بحث بھی ملتی ہے کہ شرک کیا ہے اور کتنی قسموں کا ہے تاکہ انسان شرک سے اجتناب کر سکے۔ شرک کی دس قسمیں بیان کر کے ان سب کا دلائل سے ردّ کیا گیا ہے۔

-: علاوہ ازیں روزمرّہ کے افعال و اعمال میں انسان اپنے خالق حقیقی کی نسبت جس قدر غلط نظریات کا شکار ہوتا رہتا ہے ان سب کی تفصیلات بیان کر کے انسان کے لئے صحیح راہ عمل کی نشان دہی کی گئی ہے۔ غرض یہ کہ یہ تقریر "ہستی باری تعالےٰ" کے بارہ میں نہایت جامع ریسرچ کا رنگ رکھتی ہے اور ممکن نہیں کہ انسان توجہ اور انہماک سے اس کتاب کو پڑھ کر اللہ تعالےٰ کی نسبت کسی غیر یقینی حالت سے دوچار ہو۔

سیّدنا حضرت اقدس مصلح موعود کا نام اور آپ کے جاری فرمودہ کام ہمیشہ قائم رہیں گے

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ ٭ ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

(مکرم دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے مربی سلسلہ احمدیہ واہ کینٹ سابق مبلغ جزائر فیجی)

آج سے ۳۵ سال قبل مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کا دن تاریخ احمدیت کا ایک یادگاری دن ہے۔ اس روز مسجد اقصیٰ قادیان میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو اور آپ کے درجات بلند فرمائے) نے سب سے پہلے الہام الٰہی کی بناء پر مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا اس تاریخی دن خاکسار بھی جبکہ ابھی مدرسہ احمدیہ کا طالب علم تھا اس یادگاری خطبہ جمعہ میں موجود تھا۔ جس میں مجھے خوب یاد ہے حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے حضور کے خطبہ جمعہ میں مصلح موعود کا دعوےٰ سنتے ہی بے اختیار کھڑے ہو کر بلند آواز سے فرمایا آمنّا و صدّقنا

اللہ ہر زمانہ میں اپنی قادرانہ ہستی کے غیر معمولی نشانات ظاہر فرماتا رہا ہے۔ اس زمانہ میں مصلح موعود کا نشان ۵۸ نشانات پر مشتمل "انسانی طاقتوں سے بالا" ایک عظیم مجموعہ نشانات رحمت کا نشان ہے جس کی یاد ہمیشہ قائم رہے گی۔ مصلح موعود کا نام اور آپ کے جاری فرمودہ غلبۂ دین مصطفیٰ کے کام تاقیامت جاری وساری رہیں گے اور رہتی دنیا تک لوگ آپ کے بیان فرمودہ دینی معارف سے مستفیض ہوتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ بفضل اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ
وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ

(سورہ رحمٰن آیت ۲۸-۲۹)

یعنی زمین میں جو کوئی ذی روح انسان ہے وہ آخر فانی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی ذات اقدس پر کوئی فنا نہیں۔ اسی طرح وہ ذات بھی روحانی لحاظ سے لافانی ہے جس کی طرف عزت اور جلال والے خدا کی نظر شفقت اور توجہ بھی ہوگی اسے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے روحانی لحاظ سے ابدی زندگی عطا کی جاتی ہے سو ایسے ہی مقدس اور برگزیدہ وجودوں میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند جلیل کے فرزند ارجمند سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود بھی ہیں۔ جن کا نام اور آپ کے جاری فرمودہ کام ہمیشہ قائم ودائم رہیں گے۔ جس کا ذکر خود آپ نے مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"اور میں خدا کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرا نام ہمیشہ دنیا میں قائم رہے گا۔ اور گو میں مر جاؤں گا مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا وہ میرے نام اور میرے کام کو دنیا میں قائم رکھے گا۔"

(روح پرور خطاب ۱۵)

ایسا ہی آپ نے مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء کو لاہور کے مقام پر جلسہ مصلح موعود میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"یہ مت سمجھو کہ اس وقت میں بول رہا ہوں بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے میرے سامنے دین اسلام کے خلاف جو شخص بھی اپنی آواز کو بلند کرے گا وہ ذلیل کیا جائے گا۔ وہ رسوا کیا جائے گا وہ تباہ و برباد کیا جائے گا۔ مگر خدا بڑی عزت کے ساتھ میرے ذریعہ اسلام کی ترقی اور اس کی تائید کے لئے ایک عظیم بنیاد قائم کرے گا۔ میں ایک انسان ہوں میں آج بھی مر سکتا ہوں اور کل بھی مر سکتا ہوں۔ لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میں اس مقصد میں ناکام رہوں جس کے لئے خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔"

ایسا ہی آپ نے یہ بھی فرمایا ہے:-

"خدا نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ایک زمانہ میں خود مجھ کو دوبارہ دنیا میں بھیجے گا اور میں پھر کسی شرک کے زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے آؤں گا۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ میری روح ایک زمانہ میں کسی اور شخص پر جو میری جیسی طاقتیں رکھتا ہوگا نازل ہوگی۔ اور وہ میرے نقش قدم پر چل کر دنیا کی اصلاح کرے گا۔"

آپ کا عالی مقام اور آپ کی عظیم خدمات

آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم، بزرگان سلف، کتب مقدسہ اور امام الزمان کی عظیم پیشگوئیوں کے مصداق وجود مصلح موعود تھے۔ بے شک تاقیامت خلفاء احمدیت ہونگے مگر ان میں سے مصلح موعود کا عالی مقام اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہی عطا فرمایا ہے۔ آپ کے ۵۱ سالہ طویل ترین اور مبارک دورِ خلافت میں ہم نے قدم قدم پر غیر معمولی الٰہی نشانات کو دیکھا ہے خصوصاً ۱۹۳۴ء، ۱۹۴۷ء، ۱۹۵۳ء کے خوفناک حالات میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے ایسے غیر معمولی جلووں کو دیکھا ہے جس کی کسی قدر تفصیل "المبشرات" نامی قابل مطالعہ کتاب میں ہے جن کی بناء پر بلا مبالغہ یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ خود خدا گویا آسمان سے اُتر آیا ہے۔ آپ جب ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو مسند خلافت پر سرفراز ہوئے اس وقت جماعت کی حالت یہ تھی کہ صدر انجمن احمدیہ کا خزانہ خالی ہو چکا تھا صرف چودہ آنے کی رقم تھی۔ اٹھارہ ہزار روپے کا قرض تھا مگر آپ جب خدا تعالیٰ کو پیارے ہوئے تو لاکھوں روپے خدمت دین متین کے لئے جماعت کو دے کر گئے۔ آپ گو ظاہری علوم کے لحاظ سے پرائمری، مڈل اور میٹرک کے امتحانات کو بھی پاس نہ کر سکے۔ اور میٹرک کے امتحان میں انگریزی کے ایک معمولی لفظ Two کو Tow لکھ دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و احسان سے آپ کو جو علم لدنی سے نوازا ہے اس کی بناء پر رہتی دنیا تک لوگ آپ کے بیان فرمودہ حقائق و معارف سے مستفیض ہوتے چلے جائیں گے۔ آپ نے قرآن کریم اور امام الزمان کی کتب کی ظلیت میں بے نظیر علمی ورثہ چھوڑا ہے۔ آج کی دنیا کے پیچیدہ اور مشکل مسائل کا قرآن کریم اور امام الزمان کے ارشادات پر مبنی بہترین حل آپ کی کتب میں

ہمیں ملتی ہے۔ اس سے آپ کے تبحرِ علمی اور عظمت کا اندازہ ہوتا ہے۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات۔ ملائکۃ اللہ، اللہ تعالیٰ کی کتابوں، قرآن مجید، اللہ تعالیٰ کے انبیاء، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، ازواج مطہرات، تقدیر۔ حشر و نشر، جنت و دوزخ، حور و غلمان۔ یاجوج ماجوج دجال، اصحاب الکہف، اسلامی جہاد، معجزات، وحی و الہام، جن و شیطان وغیرہ صدہا دینی امور کے بارے میں قرآنی آیات کے غلط تراجم اور من مانے عقائد و نظریات کی بناء پر مخالفین اسلام اور آزاد خیال مفکرین طرح طرح کے گندے اعتراضات کر کے اسلام اور قرآن کریم کو تحقیر کی نگاہ سے پیش کر رہے تھے۔ ایسے تمام اعتراضات اور غلط تصورات کا مؤثر و مدلل جواب دے کر سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود نے قرآن کریم کی احسن تفسیر لکھی ہے جو تفسیر کبیر کے نام سے کم و بیش آٹھ دس ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔

ایک مخالف سے مخالف اور دشمن اسلام اور دہریہ بھی جب اس تفسیر کبیر کا مطالعہ کرتا ہے تو وہ بے اختیار پکار اٹھتا ہے کہ وہ کلام جو آج سے چودہ سو سال قبل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا وہ واقعی فوق البشر خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور وہ کلام اور وہ وحی گویا آج ہمارے سامنے دوبارہ نازل ہو رہی ہے۔ چند مہینوں کی بات ہے فیصل آباد سے دو غیر از جماعت احباب ملاقات اور تبادلۂ خیالات کے لئے تشریف لائے۔ میں نے ان کے سامنے سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود کی تفسیر قرآن کی خوبیاں دیگر تفاسیر کے مقابلہ میں جب پیش کیں تو وہ حیران ہو کر رہ گئے۔ سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود کی تفسیر قرآن کی خوبیوں پر مشتمل ۶۰ صفحات پر مشتمل خاکسار نے ایک جامع مقالہ بھی لکھا ہے۔ جسے کسی وقت احباب کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود نے جس عمدگی سے دینی حقائق و معارف کو اپنی کتب و تقاریر و خطبات میں بیان فرمایا ہے۔ اس کی بناء پر آپ الہام الٰہی کے مطابق یقیناً فخر رسل تھے۔ آپ نے روحانی امور، اخلاق، سیرت و سوانح۔ فقہ۔ سیاسیات اقتصادیات اور احمدیت کے مخصوص مسائل پر جو کتب تحریر فرمائی ہیں انکی تعداد ۲۲۵ سے متجاوز ہے۔ ان تمام کتب کا اگر کوئی شخص مطالعہ نہیں کر سکتا۔ تو آپ کی بیان فرمودہ سورۃ البقرہ اور سورۃ الکوثر اور سورۃ الکہف کی تفسیر با محمدیت۔ دیباچہ تفسیر القرآن، اسلام کا اقتصادی نظام، نظام نو منہاج الطالبین۔ دعوۃ الامیر نامی چند کتب کا ہی اگر کوئی مطالعہ کرے تو وہ بے اختیار اس امر کا اقرار کرے گا۔ کہ واقعی اس پاک وجود سے دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ بے نظیر رنگ میں ظاہر ہوا ہے اور وہ پاک وجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی رنگ میں علم لدنی پا کر واقعی علوم ظاہری و باطنی سے پُر تھا اور رہتی دنیا تک اہل علم آپ کے بیان فرمودہ حقائق و معارف سے مستفیض ہوتے چلے جائیں گے۔ اس لحاظ سے رہتی دنیا تک مصلح موعود کا نام اور آپ کا کام قائم و دائم رہے گا۔

آج کی دنیا میں تین درجن سے زائد ایسے ممالک ہیں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور درجنوں مسلمان بادشاہ اور سربراہ موجود ہیں اور ان کے پاس اربوں کھربوں کی دولت ہے۔ مگر دنیا بھر میں حمایت و اشاعت اسلام کے لئے مضبوط بنیاد اور مستحکم نظام قائم کرنے کی اگر کسی کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے تو ظاہری لحاظ سے بے بضاعتی کے باوجود وہ سیدنا حضرت اقدس محمود مصلح موعود کی ذاتِ گرامی ہے۔ جنہوں نے ۱۹۳۴ء کے شدید مخالفانہ حالات میں "تحریکِ جدید" کا ادارہ قائم فرمایا۔ جس کی بدولت دنیا کے مختلف ممالک میں آپ کے عہد سعادت میں بڑی کثرت سے تبلیغی مراکز قائم کئے گئے۔ متعدد اہم زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کروا کر شائع کئے گئے ہیں۔ مختلف اہم زبانوں میں سیرت نبویؐ اور اسلام کی حسین تعلیمات پر مشتمل قیمتی لٹریچر شائع کیا گیا۔ تقریباً پانچ صد مساجد تعمیر کی گئیں دنیا کے مختلف ممالک میں ۵۰ اسکولز و کالجز قائم کئے گئے۔ خاص اہتمام سے مبشرین تیار کئے گئے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف قوموں مختلف رنگوں اور مختلف زبانوں اور مختلف تہذیبوں سے تعلق رکھنے والے لاکھوں افراد نے آپ کے انفاسِ قدسیہ سے روحانی حیات حاصل کی جو آگے مزید آج ہزاروں ہزار افراد کی حیاتِ نو اور عالمگیر روحانی انقلاب کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں اور یہ سب کچھ نظام خلافت کی برکت ہے۔ جس کے تا قیامت قیام و استحکام کے لئے حضور مصلح موعود عمر بھر زور دیتے رہے۔ جیسا کہ آپ نے اپنی آخری وصایا میں بھی فرمایا ہے:۔

"اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے تم خلافتِ حقہ کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو۔ تا خدا تم پر رحم کرے۔ ..... اور میری اولاد ..... کو بھی ان کے خاندان کے عہد یاد دلاتے رہو۔"

(الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء صفحہ ۳)

اس دنیا میں ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ کروڑوں کے دلوں پر حکومت کرنے والا ماؤزے تنگ جیسا عظیم وجود پیدا ہوتا ہے۔ مگر جونہی وہ وفات پا جاتا ہے اس کے پیچھے اس کا نام لینا بھی جرم قرار دیا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھیوں کو چُن چُن کر الگ کر دیا جاتا ہے اور اس کی بیوی کو پہلے پھانسی کی سزا سنا کر پھر اسے عمر قید میں بدل دیا جاتا ہے مگر روحانی دنیا میں بسا اوقات اس کے اُلٹ معاملہ ہے۔ روحانی مقدس وجودوں کو مدت مدید اور ہزاروں ہزار سال تک عزت و احترام سے یاد رکھا جاتا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس محمود مصلح موعود کے نام اور کام کو قائم و دائم رکھنے کے لئے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق دونوں بیٹوں کو کھڑا کیا۔ اور انہیں اعلیٰ روحانی مقام پر سرفراز فرمایا۔ اسی طرح سیدنا حضرت اقدس محمود مصلح موعود کے بعد آپ کے دونوں بیٹوں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث اور سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع کو یکے بعد دیگرے اعلیٰ روحانی مقام خلافت پر سرفراز فرمایا ہے، خلافتِ رابعہ کا یہ مبارک دَور بھی اگر غور سے دیکھا جائے تو حقیقت میں سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود کا ہی دَور معلوم ہوتا ہے۔ وہی رنگ، وہی زمانہ، وہی کام، وہی عالمگیر منظم تبلیغی مساعی اور وہی پُر معارف تقاریر و خطبات آج بھی ہم سُن رہے ہیں۔ سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود نے بجا طور پر فرمایا تھا کہ خدا آپ کے نام اور کام کو قیامت تک قائم رکھے گا۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے کہنے کے مطابق

"آج بھی زمانہ زمانہ ہے محمود کا"

اللہ تعالیٰ سے ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اپنے خاص فضل و احسان سے سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود کے رنگ میں رنگین خلیفۃ اللہ سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ الودود کے اس دور کو بھی بہت بہت بابرکت فرمائے تا قرآنی پیشگوئی کے مطابق یدخلون فی دین اللہ افواجاً اور واشرقت الارض بنور ربہا کا نظارہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔ اور ساری دنیا کی اقوام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بابرکت جھنڈے تلے جمع ہو کر ملت واحدہ بن جائے آمین۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بوَد

تاقیامت روحانی فیض رسانی کے لحاظ سے زندہ نبی اور زندہ رسول "پاک محمد مصطفٰے نبیوں کے سردار" صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عظیم روحانی فرزند جلیل کی ظلیت میں سیدنا حضرت اقدس محمود مصلح موعود کو بھی یہ شرف حاصل ہے کہ

گفتۂ او گفتۂ اللہ بوَد

یعنی آپ نے جو فرمایا الٰہی منشاء کے مطابق وہ گویا خدا تعالیٰ کا کہنا ہے۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود کی بہت سی باتیں قابل ذکر اور ایمان افروز ہیں اور ایسی تمام ایمان افروز باتیں آپ کے نام اور آپ کے کام کو آج بھی اور تا قیامت قائم و دائم رکھنے کا باعث ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

۱۔ **خلافتِ ثالثہ اور خلافتِ رابعہ** کے بارے میں ستمبر ۱۹۵۰ء کو عروس البلاد کراچی کے مقام پر خطاب کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود نے فرمایا ہے:۔

"جب یہ اس کا قائم کردہ سلسلہ ہے تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میری موت کا وقت آجائے اور دنیا یہ کہے کہ مجھے اپنے کام میں کامیابی نہیں ہوئی۔ میری وفات خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اس دن ہو گی جس دن خدا تعالیٰ کے نزدیک کامیابی کے ساتھ کام کو ختم کر لوں گا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئیاں پوری ہو جائیں گی جس میں میرے ذریعہ سے اسلام اور احمدیت کے غلبہ کی خبر دی گئی ہے۔ ..... جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں پھیلا نہیں دیتا۔ اس وقت تک قدرتِ ثانیہ کے بعد قدرتِ ثالثہ آئے گی۔ اور قدرتِ ثالثہ کے بعد قدرتِ رابعہ آئے گی۔ اور قدرتِ رابعہ کے بعد قدرتِ خامسہ آئے گی۔ اور قدرتِ خامسہ کے بعد قدرتِ سادسہ آئے گی اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ

فرمایا کہ جب دین خطرہ میں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے اہل فارس میں سے کچھ افراد کو کھڑا کریگا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ان میں سے ایک فرد تھے۔ اور ایک فرد میں بھی ہوں لیکن رجال کے ماتحت ممکن ہے کہ اہل فارس میں سے کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں جو دین اسلام کی عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے کھڑے ہوں۔"

(الفضل ۲۲ ستمبر ۱۹۵۰ء)

"گفتۂ او گفتۂ اللہ بود" کے مطابق حضور کا یہ فرمان آج بھی خدا کے فضل سے کمال شان سے پورا ہو رہا ہے۔

(۲) **انتخاب خلافت** کے بارے میں آیت استخلاف امام الزمان کے الہام "کلیسیا کی طاقت کا نسخہ" اور بزرگان سلف کے ارشادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء کو جو طریق کار مقرر فرمایا ہے وہ عین الٰہی منشاء کے مطابق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو خلافت ثالثہ کے انتخاب کے موقع پر اور ۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو خلافت رابعہ کے انتخاب کے موقعہ پر دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ پر غیر معمولی سکینت نازل فرمائی ہے۔ جو اس امر کی روشن دلیل ہے کہ "گفتۂ او گفتۂ اللہ بود" کے عین مطابق سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود کا جاری فرمودہ انتخاب خلافت کا یہ طریق کار الٰہی منشاء کے عین مطابق ہے۔ ونحن علیٰ ذٰلک من الشاہدین۔

(۳) **کمیونزم** کے مقابلہ کے لئے دسمبر ۱۹۵۰ء میں مشرق بعید، جنوب مشرقی ایشیا، برصغیر مشرق وسطیٰ اور یورپ کے ممالک میں جن تدابیر کے اختیار کرنے کی طرف آپ نے کتاب COMMUNISM & DEMOCRACY میں توجہ دلائی ہے۔ آج بعینہٖ انہی خطوط پر عمل کیا جا رہا ہے۔ موجودہ بین الاقوامی حالات میں اس کتاب کا مطالعہ نہایت درجہ ایمان افروز ہے۔ اس کتاب میں کمیونزم کے مقابلہ کے لئے برصغیر ہند و پاک کے بارے میں آپ نے یہ فرمایا ہے کہ

"The two together if they were combind and determined in their resistance to Communist aggression could play the same part against the advance of Communism in the east of Russia itself played against the advance of Napolem and Hitler"

(Page 22)

(۴) **کشمیر** کے بارے میں ۱۹۵۶ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ہے:۔

"پاکستان کی نظر امریکہ پر ہے اور امریکہ کی نظر روس پر ہے کہ اگر کسی وقت پاکستان نے ادھر ہلچل کی تو روس اپنی فوجیں افغانستان میں داخل کر دے گا۔ یا گلگت میں داخل کر دے گا۔ ..... یہ نہ سمجھو کہ ہماری گورنمنٹ کمزور ہے یا ہم کمزور ہیں۔ خدا کی انگلی اشارے کر رہی ہے۔ اور میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ روس اور اس کے دوست ہندوستان سے الگ ہو جائیں گے اور اللہ تو ایسے سامان پیدا کرے گا کہ امریکہ یہ محسوس کرے گا کہ اگر میں نے جلدی قدم نہ اٹھایا تو میرے قدم نہ اٹھانے کی وجہ سے روس اور اس کے دوست بیچ گھس آئیں گے پس مایوس نہ ہو اور خدا تعالیٰ پر توکل رکھو۔ ... اللہ تعالیٰ اپنی برکتوں کے نمونے تمہیں دکھائے گا۔"

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود کے مطابق آج یہی حالات پیدا ہو رہے ہیں۔

(۵) آج یاجوج ماجوج۔ یعنی رشین بلاک اور اینگلو امریکن بلاک کی وجہ سے ساری دنیا ایک ہولناک تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے جس کے بارے میں آج سے قریباً تین ہزار سال قبل حزقیل علیہ السلام نے خدا سے خبر پاکر بائیبل میں مکاشفات ۳۸ اور ۳۹ میں عظیم خبریں دی ہیں مگر زیادہ تفصیل اور وضاحت سے قرآن کریم میں اور امام الزمان اور سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود کے الہامات اور مکاشفات میں خبریں دی گئیں جنہیں تفصیل سے سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود نے کمیونزم اینڈ ڈیماکریسی، اسلام کا اقتصادی نظام اور نظام نو کتب میں بیان فرمایا ہے۔ جن میں موجودہ زمانہ کے بارے میں آپ نے عظیم خبریں بیان کی ہیں وہ آج گفتۂ او گفتۂ اللہ بود کے مطابق حیرت انگیز رنگ میں پوری ہو رہی ہیں۔ موجودہ بین الاقوامی حالات کے لحاظ سے یہ تینوں کتابیں بہت ہی قابل مطالعہ ہیں

(۶) **مصر** کے بارے میں ایک عظیم پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ہے:۔

"میرے نزدیک مصر مسلمانوں کا بچہ ہے جسے یورپ نے اپنے گھر میں پالا ہے تاکہ اس کے ذریعہ بلاد اسلامیہ کے اخلاق کو خراب کرے۔ مگر میرا دل کہتا ہے کہ جب سے میں نے قرآن کریم کو سمجھا ہے برابر اسکی بعض سورتوں سے استدلال کرتا ہوں۔ اور اپنے شاگردوں کو کہتا چلا آیا ہوں یورپین فوقیت کی تباہی مصر سے وابستہ ہے۔ اور اب میں اسی بناء پر کہتا ہوں کہ یورپ نے اس امر میں ایسا ہی دھوکہ کھایا ہے۔ جیسا کہ فرعون نے مصر جب خدا تعالیٰ کی تربیت میں آجائیگا۔ تو وہ اسی طرح یورپین تہذیب کے مخرب اخلاق حصوں کو توڑنے میں کامیاب ہوگا۔ جس طرح حضرت موسیٰ فرعون کی تباہی میں۔ بیشک یہ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہے مگر جو زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے۔"

(المبشرات صفحہ ۳۱)

(۷) **جماعتی سخت تکالیف و مصائب** کے ازالہ کے بارے میں آپ نے ۱۹۴۵ء میں اپنی شائع شدہ تفسیر کبیر جزو چہارم نصف اول صفحہ ۵۴۷، ۵۴۶۔ اور صفحہ ۵۹۵، ۵۹۶ میں قرآن کریم کی آیت واللیل اذا یسر کی تشریح و تفسیر میں بعض عظیم پیشگوئیاں بیان فرمائی ہیں جو ۱۹۷۴ء میں اور ۱۴ اپریل ۱۹۷۹ء کو کمال شان سے پوری ہوئی ہیں۔ انہی تفسیری نکات کی بناء پر سیدنا حضرت اقدس بانیٔ جماعت احمدیہ کے ۱۸۸۲ء میں دعوئ ماموریت پر ایک سو سال گزرنے پر ۱۹۸۳ء کا سال خدا کرے اللیل یعنی تکالیف و مصائب کی رات کے گزرنے اور طلوع الفجر کا سال ثابت ہو آمین

دن چڑھا ہے دشمنان دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بے قرار

(۸) **فلسطین** کا مسلمانوں کو واپس ملنا بہرحال مقدر ہے۔ اس بارے میں آپ نے ۱۹۵۸ء میں تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۵۶ میں تحریر فرمایا ہے:۔

"مستقل طور پر تو فلسطین کی سرزمین عبادی الصالحون کے ہاتھ میں رہتی ہے سو خدا تعالیٰ کے عبادی الصالحون محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ لازماً اس ملک میں جائیں گے۔ نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ ایچ بم (ہائیڈروجن بم) کچھ کر سکتے ہیں۔ نہ روس کی مدد کچھ کر سکتی ہے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے یہ تو ہو کر رہنی ہے چاہے دنیا کتنا زور لگا لے۔"

(۹) **ارض سپین** کے پھر سے اسلامی انوار سے منور ہونے کی بشارت دیتے ہوئے ۶ مئی ۱۹۴۴ء کو آپ نے فرمایا ہے

"وہ دن دور نہیں جب سچے مسلمان پھر سپین پہنچیں گے اور وہاں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیں گے"

سو اس کے عین مطابق ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو پیدرو آباد کے مقام سپین میں ساڑھے سات سو سال کے وقفہ کے بعد سب سے پہلی عظیم "مسجد بشارت" کا اللہ تعالیٰ کے حضور ہزاروں مخلصین کی متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث نے سنگ بنیاد رکھا اور جس کی ایک سال کے اندر تکمیل پر اس کا باقاعدہ افتتاح ہزاروں مومنین کی عاجزانہ دعاؤں کے دوران ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک

(۱۰) **اتحاد ملت اسلامیہ** آج وقت کا سب سے بڑا تقاضا ہے۔ جس کے بارے میں ۱۹۴۶ء میں دردمندانہ انداز میں سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود نے فرمایا ہے:۔

"یہ وقت اسلام کے لئے اتحاد کا وقت ہے ... مذہبی اختلاف باہمی کتنے بھی ہوں مگر اسلام کی ظاہری شوکت کی حفاظت کے لئے تو مسلمانوں کو جمع ہونا چاہیئے کیونکہ اس کا بھی تو اثر اسلام کی آئندہ ترقی پر پڑتا ہے ..... جو شخص ایسے نازک وقت میں بھی اتحاد کے لئے کوشش نہیں کرتا وہ قیامت کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے گردن اونچی کس طرح کر سکے گا ... جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بیٹے کے پھٹے ہوئے کپڑے دیکھتا ہے تو اس کے دل میں سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے اور رقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کی آنکھوں سے آنسو آجاتے ہیں مگر تمہیں یہ خیال نہیں آتا کہ محمد رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنی طرف منسوب ہونے والوں کا تفرقہ دیکھتے ہوں گے تو ان کو کتنی تکلیف ہوتی ہوگی۔ جو شخص ایسے وقت میں بھی باہمی اتحاد کی طرف قدم نہیں اٹھاتا یقیناً وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے گردن اٹھا کر کھڑا نہیں ہوسکے گا۔ .... اسلام کے لئے نہایت ہی نازک دَور آرہا ہے اور مسلمانوں کو دنیوی اور سیاسی معاملات میں اپنے آپکو متحد کرلینا چاہیئے۔ کیونکہ اسی میں مسلمانوں کی نجات ہے۔ یہ نہایت ہی مشکل بات ہے آسان بات نہیں۔ اس وقت مسلمان گروہوں کی طبائع میں اس قدر اختلاف پیدا ہوچکا ہے کہ وہ اختلافی مسائل پر زور دینا زیادہ پسند کرتے ہیں بہ نسبت اتحاد کی کوشش کے۔ بحیثیت مجموعی انہیں مسلمانوں کی بہبود کی اتنی فکر نہیں جتنی کہ ہر پارٹی کو اپنی پارٹی کی فکر ہے ..... میں ہر احمدی کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے حلقۂ اثر میں مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائے کہ تمہاری پھوٹ تمہاری تباہی کا موجب ہوگی۔ اس وقت تمہیں اپنی ذاتوں اور اپنے خیالوں اور اپنی پارٹیوں کو بھول جانا چاہیئے اور ہر ایک مسلمان کہلانے والے کو اسلام کی حفاظت کے لئے متحد کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اختلاف کو نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ ہر ایک سے یہ مت خواہش کرو کہ وہ سو فیصدی تمہارے ساتھ مل جائے بلکہ اس سے پوچھو کہ اس جدوجہد میں تم کتنی مدد کر سکتے ہو۔ جتنی وہ کرنے کے لئے تیار ہو، اس کو خوشی سے قبول کرلو اور اس وجہ سے کہ وہ سو فیصدی تمہارے ساتھ نہیں۔ اس کو دھتکارو نہیں اور اسلام کی صفوں میں رخنہ مت پیدا کرو۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس آواز کو اٹھائے اور رات دن اس کام میں لگ جائے حتّٰی کہ سیاسی پارٹیاں آپس میں اتحاد کرنے پر مجبور ہوجائیں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ اگر اب بھی مسلمان اختلاف پر زور دینے کی بجائے اتحاد کے پہلوؤں پر جمع ہوجائیں تو اسلام کا مستقبل تاریک نہیں رہے گا۔ ورنہ افق سماء پر مجھے سپین کا لفظ لکھا ہوا نظر آتا ہے۔"

(روزنامہ الفضل ۲۸ اگست ۱۹۴۶ء)

تلک عشرۃ کاملۃ

"وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا"

(تذکرہ صفحہ ۱۳۹)

ایک ملاقات

(محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ سیرالیون - ربوہ)

تبلیغ احمدیت کے سلسلہ میں خاکسار اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بارہ سال سے زائد عرصہ مختلف ممالک میں مصروفِ تبلیغ رہ کر جب ۱۹۴۹ء میں سیرالیون سے واپس مرکز آیا تو مارچ ۱۹۵۰ء میں سیرالیون احمدیہ جماعت کے قائم مقام امیر و مشنری انچارج (جو وقتی طور پر مقرر کئے گئے تھے) کی طرف سے سیدنا حضرت مصلح موعود رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بعض اہم جماعتی امور کے متعلق ایک نہایت ضروری اور طویل خط آیا۔ حضور ان کے متعلق اس عاجز کی رائے معلوم فرمانا چاہتے تھے۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کے مطابق خاکسار دفتر وکالتِ تبشیر تحریک جدید سے وہ خط لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔

اس وقت حضور اپنے دفتر کی کچی عمارت میں فرش پر بچھی ہوئی چٹائی پر ہی تشریف فرما تھے جب کہ حضور کے آگے کثرت سے خطوط پڑے تھے جنہیں بڑے انہماک سے ملاحظہ فرما رہے تھے۔ میں حاضر ہوکر تین چار منٹ اس خیال سے بعد از سلام خاموش بیٹھا رہا کہ حضور فارغ ہوکر خود ہی مجھ سے میری آمد کی وجہ دریافت فرمائیں گے۔ اسی اثنا میں کوئی پانچ منٹ بعد ایک خط پڑھتے پڑھتے حضور نے مجھے فرمایا "آپ کس لئے آئے ہیں" میں نے عرض کیا حضور نے سیرالیون احمدیہ جماعت کی طرف سے آمدہ اس خط کے سلسلہ میں مجھے یاد فرمایا ہے۔ ارشاد ہوا کہ "اچھا پھر خط پڑھیں" میں نے اس خط کو کھول کر پھر ذرا توقف کیا کیونکہ حضور میری طرف ایک نظر اٹھا کر پھر اپنی ڈاک پڑھنے میں مصروف ہو گئے تھے۔

چند منٹ کے بعد کوئی خط پڑھتے پڑھتے ہی مجھے ارشاد فرمایا "مولوی صاحب آپ چپ کیوں بیٹھے ہیں۔ خط پڑھتے کیوں نہیں، آپ پڑھیں میں سن رہا ہوں۔ چنانچہ میں نے متعلقہ طویل خط پڑھنا شروع کر دیا۔ درانحالیکہ حضور دوسرے خطوط پڑھ پڑھ کر ان پر نوٹ بھی لکھتے رہے اور بیک وقت مجھ سے وہ سیرالیون والا خط بھی سنتے رہے اور ساتھ ساتھ ضروری امور کے متعلق میری رائے دریافت فرما کر مجھے چند لفظوں میں ہدایات بھی لکھواتے رہے اور اس دوران آخر تک ایک مرتبہ بھی میری طرف نظر نہ اٹھائی۔ آخر میں صرف اتنا فرمایا آپ کب واپس جارہے ہیں میں نے عرض کیا "جب حضور فرمائیں"

یہ کام ختم ہونے کے بعد میں یہ سوچتا ہوا حضور کے دستِ مبارک کو بوسہ دے کر وہاں سے لوٹا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عظیم اور موعود و مقدس فرزند ارجمند اور خلیفۃ اللہ علی الارض کو کتنی غیر معمولی ذہانت اور صلاحیتیں عطا فرما رکھی ہیں۔ خدائے علیم و خبیر نے حضور کے متعلق پیدائش سے بھی پہلے کیا ہی سچ فرمایا تھا کہ "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔" فَتَبَارَكَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ وَھُوَ اَصْدَقُ الصَّادِقِیْنَ۔

قداور وزن کی کیورز

کسی عضو کا سوکھا پن	Atropy Cure
بونا پن ۔ چھوٹا قد	Dwarfishness Cure
بڑھا ہوا پیٹ	Enlarged Abdomen Cure
بدن سوکھنا ۔ سوکڑے والے بچے	Marasmus Cure
موٹاپا ۔ بھاری جسم ۔	Obesity Cure

ایک سے زیادہ کیورز اکٹھی بھی استعمال ہوسکتی ہیں ۔ کیمسٹوں سے 15/- روپے فی کیور ڈاک سے 5/= روپے زائد ۔ لٹریچر فری ۔

خاص سٹاکسٹ

لاہور :۔ بزی بی کیمسٹ کمرشل بلڈنگ مال روڈ چوک انارکلی ۔
لاہور :۔ افضل میڈیکل سٹور ملتان روڈ چوک یتیم خانہ ۔
لاہور :۔ مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال ۔
لاہور :۔ خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹور شالیمار لنک روڈ
فیصل آباد :۔ کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار ۔
ملتان :۔ الطاف میڈیکل ہال صدر بازار ۔
جھنگ :۔ خالد میڈیکل ہال کورٹ روڈ ۔
کوئٹہ :۔ غفور میڈیکل سٹور سورج گنج بازار ۔
کراچی :۔ خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر

حسنِ معیار ۔ کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ پاکستان

شالوں کی مشہور دکان

الفردوس شال ہاؤس

۸۵ ۔ انارکلی لاہور

الفردوس شال ہاؤس

لاہور فون ۳۲۴۴۸

جدید فیشن کے مطابق

• سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات • اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے

فون نمبر ۵۲۶۲۳ ، ۶۳۸۵۱

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم

فرحت علی جیولرز

لاہور



سفید موتیا کورس

CATARACT COURSE

کیٹریکٹ کیور	1. Cataract Cure
کیٹریکٹ ٹیبلٹس	2. Cataract Tabs
کیٹریکٹ ڈراپس	3. Cataract Drops
کیٹریکٹ پوڈرز	4. Cataract Powders

چھ ماہ کا کورس ۔/۲۰۰ روپے ، چالیس روزہ ۔/۶۰ روپے

ناخونہ کورس ۴۰ روزہ ۔/60 Pterygium Cours

آنکھوں کی امراض کیلئے مندرجہ ذیل کیورز دستیاب ہیں

سوزش چشم ۔ سپرنگ کٹار ۔	Eyes Cure
آنکھوں کی چوٹ	Eyes Injuries Cure
نظر کی کمزوری	Eyesight Cure
آنکھ کا پھوڑا ۔ زخم ۔ السر	Eye Ulcer Cure
نظر کا دھندلا پن	Foggy Eyesight Cure
کالے موتیا کا خطرہ	Glaucoma Cure
دور کی نظر کمزور	Myopia Cure
پڑھنے میں دوہرے حروف	Reading Diplopia Cure
پڑھنے میں نظر کی کمزوری	Reading Eyesight Cure

15/- روپے فی کیور ۔ ڈاک سے 5/- روپے زائد ۔
کیورز کی مکمل فہرست اور آئی کیور گائیڈ مفت ۔

Curative Eye Center ہر شہر اور علاقہ میں کیوریٹو آئی سنٹر قائم کرنے کیلئے دلچسپی رکھنے والی باحیثیت پارٹیاں ہیڈ آفس سے براہِ راست رابطہ قائم کریں ۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر 606 607

فون ملز :۔ ۲۷۹۴۶

سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ

فون آفس :۔ ۲۲۴۸۳

مقبول روڈ ۔ فیصل آباد

امپورٹر ۔ ایکسپورٹر

لون ۔ وائل ۔ پردہ کلاتھ ۔ پاپلین

جاذبِ نظر ۔ دیدہ زیب ۔۔۔

ہر گھر کی پسند ۔۔۔

آفس :۔
منڈی گلی ۔ ریل بازار فیصل آباد

ہر قسم کا **کاغذ ، بکس بورڈ اور گتہ**

بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں ۔

مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ لاہور فون ۶۳۸۴۹

ملک عبد اللطیف ستکوہی گھر فون ۶۷۴۴۸

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار ۔ کیل ۔ چیل ۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

۵۳ ۔ فیروزپور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ
لاہور

سٹار ٹمبر سٹور

فون ۶۱۷ ۔ ۱۴۱

آپ کو معلوم ہو کہ

ہمارے دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز کا نام اب

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

ہو چکا ہے ۔۔۔

زیرِ نگرانی
حکیم عبد الحمید اعوان
جانشین و فرزند
حضرت حکیم نظام جان

خدمت کی راہوں پر رواں دواں ؛ دیرینہ خادم

چوک گھنٹہ گھر ، گوجرانوالہ فون : ۷۴۸۴۴	بالمقابل ایوان محمود ربوہ فون : ۶۳۸	۱۷ ۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷	چوک داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

فضلِ خدا کا سایہ ہم پر رہے ہمیشہ ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گذرے (آمین)

کراچی میں

آپ کے ذوق کے عین مطابق معیاری سونے کے دیدہ زیب اور پرکشش زیورات کا مرکز آپ کی اپنی دکان

فون ۶۸۵۵۱۱

الکریم جیولرز

(ائیر کنڈیشنڈ)

بازار فیصل (بالمقابل مینا بازار) کریم آباد چورنگی کراچی

نیز جدید دور کے ڈیزائن اور جڑاؤ حسبِ پسند زیورات آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں

پروپرائیٹرز :۔ میاں عبد اللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز


شیزان
پیش کرتے ہیں
نیا ذائقہ
جواں دل، جواں دم، جوانوں کا شوق
زنجبیل
بھوک بڑھائے، پیاس بجھائے
زود ہضم ادرک، مفرح لیمو اور مقوی چاشنی کا
ایک پرلطف اور پرتاثیر مشروب
Shezan
زنجبیل
INGREDIENTS: Sugar Extract of Ginger and Lime, Permitted Preservative and Food Colour
SHAKE WELL BEFORE USE
SHEZAN INTERNATIONAL LTD
تفریح کے وقت
ہروقت
کھانے کے وقت
Shezan
Zanjbeel
شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ۔
بند روڈ۔ لاہور
adcom
396 35

